Al-Qirtas ARABIC

ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

Al-Qirtas Arabic

اخترالایمان کی شاعری میں علامت نگاری

Mushtaq Ahmad
Muhammad Zulqarnain Jawad
Saima Hanif

PHD Scholar Urdu National College of Business Administration $ Economics Sub Campus Bahawalpur at-Mushtaqkharal46@gmail.com
PHD Scholar Urdu the Islamia University of Bahawalpurat-Zeeqch236@gmail.com
PHD Scholar Urdu National College of Business Administration $ Economics Sub Campus Bahawalpur at-Saimahanif236@gmail.com

Abstarct

Akhtar ul Iman is one of the greatest Urdu poet screenwriter of modern age. He has great influence on modern Urdu nazm. His poetry is basically indirect and symbolic. Symbolism is predominant factor of his poetry .His poetry is a journey towards modernism from conservatism, from bondage to freedom and from limit to limitlessness. His poems show new life and new atmosphere. He touched new theme and new subjects which were never written in the past. Man's individual and social life, his internal and external world are the main subjects of his poetry. He never wrote on traditional subjects. The main target of his poetry is the man who wished for peace and prosperity in the world .He did not belong to any trend or movement .He was not in favour of imitation. His poetry has its own meaning and own metaphors. He shows new spectacles to the readers which creates underlying meaning in his poetry. He has deep social consciousness. His personal life is depicted in his poems but it does not mean he has no awareness of surroundings. He was not only a great poet but a great human being.

Key words: Symbolic, modernism, conservatism underlying meaning.

تعارف:

خترالایمان جدیداردو نظم کے عظیم شاعراورڈرامہ نگارہیں۔ان کی تمام نظمیں ہیت کے اعتبار سے آزادیامعریٰ ہیں۔انھوں نے شاعری کے علاوہ ہندوستان کی فلم انڈسٹری کو بھی خوب سیراب کیا۔انھوں نے روایتی شاعری سے ہٹ کر لکھاجس بناپران کی شاعری کوفکری اعتبار سے "اس عہد کا ضمیر" کہا گیاہے۔اخترالایمان کی تصانیف میں ایک منظوم ڈرامہ باعنوان "سب رنگ" شائع ہوا۔ان کا پیدائشی نام راؤفتح محمدرکھاگیاتھا۔اس نام کی مناسبت سے ان کے گاؤں کانام راؤکھیڑی تھا۔اخترالایمان کی شاعری میں علامت اور اشارہ کاعنصر غالب ہے۔انھوں نے ن۔م۔راشد، مجیدامجداور ناصر کاظمی کی طرح ساٹھ کی دہائی کے بعد اردوادب میں تبدیل ہوتے ہوئے رجانات کے ساتھ اپنے آپ کو تبدیل

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

کیا۔بقول جاوید اختر، اخترالایمان اردو شاعری میں اپنے منفرد لب ولہجے، عام فہیم الفاظ، فارسیت سے عاری الفاظ اور علامتی شاعری کے لیے جانے جاتے ہیں۔انہیں علامتی شاعت کہا جاتا ہے۔منظر نگاری، علامت، خوبصورت الفاظ، نئی اصطلاحات کے استعمال سے وہ بخوبی واقف تھے۔(۱)

اہم ادبی تصانیف:

سب رنگ۔ ۱۹۴۸

یادیں۔۱۹۶۲

زمستان سرد مہری کا" وفات کے بعد"

آب جو۔ ۱۹٦٤

پہلا حصہ "تاریک سیارہ سے پہلے"

دوسرا حصہ "تاریک سیارہ کے بعد

اس آباد خرابے میں۔ ۱۹۹۹

کلیات اخترالایمان۔۲۰۰٦

معیار۔ ۲۰۰۰

گرداب

اخترالایمان نے اردو نظم کے نئے معیارات متعین کئے جن کی نظمیں اردوادب کیلئے ایک عظیم سرمایہ ہیں۔انھوں نے اردو کی مقبول صنف غزل کو چھوڑ کر نظم کو اپنے شعری اظہار کا ذریعہ بنایا۔ان کی شاعری فوری طور پر نہ تو پڑھنے والے کو چونکاتی ہے اور نہ ہی فوری طور پر اپنی گرفت میں لیتی ہے بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ غیر محسوس طریقے سے اپنا جادو جگاتی ہے اور دیر پا اثر ڈالتی ہے۔انھوں نے وہ پیرایہ بیان وضع کیا جو زیادہ سے زیادہ حسی، جذباتی، اخلاقی اور معاشرتی تجربے کا احاطہ کر سکے۔ان کی تمام نظموں میں تناؤ پایا جاتا ہے اور ہر نظم کی زبان، لب ولہجہ، آہنگ اور لفظیات کا ایک نیا نظام پیش کرتی ہے۔ان کو محمد آصف زہری نے یوں خراج تحسین پیش کیا۔(۲)

اخترالایمان تاحیات کسی خاص سیاسی، معاشرتی اور ادبی نظریے، گروہ یا تنظیم سے وابستہ نہیں رہے۔اگرچہ ان کے عہد میں وابستگی کامیابی کی ضمانت تصور کی جاتی تھی۔غیر وابستگی کے باوجود محض اپنی تخلیقات کے بل پر، دیر سے سہی، ادبی حلقوں میں انھیں پذیرائی نصیب ہوئی اور "جدیدیت" کے علم برداروں نے انھیں جدیدیت کا باوا آدم تسلیم کر لیا

بقول ڈاکٹر شمیم احمد، اخترالایمان کی شاعری قدامت سے جدت، پابندی سے آزادی اور وسعت سے بے کرانی کی طرف سفر ہے۔ان کی نظموں میں نئی زندگی اور نئے ماحول کی ترجمانی نظر آتی ہے وہ ان موضوعات کی طرف توجہ کرتے ہیں جن کا بیان اُن سے پہلے نہیں ہوا ہے۔انسان کی ذہنی اور جذباتی کیفیات، اس کی داخلی اور خارجی دنیا، انفرادی اور اجتماعی زندگی کے مختلف معاملات و مسائل ان کی نظموں کے نمائندہ موضوعات ہیں۔(۳)

اخترالایمان کی شاعری علامتوں اور اشاروں سے بھری ہوئی ہے لیکن یہاں پر میں نمونے کے طور پر ان کی دس نظمیں منتخب کر رہا ہوں جن میں سے چند کے اشعار علامتوں کے ساتھ بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔

دس اہم علامتی نظمیں:

مسجد

سب رنگ

تاریک سیارہ ایک کشمکش

پرانی فصیل

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

ایک لڑکا

باز آمد۔ایک منتاج

کالے اور سفید پروں والا پرندہ اور میری ایک شام

ڈاسنا سٹیشن کا مسافر

اپاہج گاڑی کا آدمی

زمستاں سرد مہری کا

ان دس نظموں میں علامت نگاری اپنے عروج پر ہے اور اختر الایمان اپنے کسی بھی ہم عصر شاعر سے پیچھے نہیں۔

محمد آصف زہری نے ان کی علامت نگاری کے حوالے سے تحریر کیا ہے.

اختر الایمان نے اپنی ابتدائی نظموں میں علامتی انداز اختیار کیا اور نظم کے کردار و مناظر کو وسیع تر حقیقتوں کا استعارہ بنادیا لیکن بعد میں علامتی طریقہ کار کو نظر انداز کر کے براہ راست مکالماتی، اور عوامی زبان سے اپنی نظموں کو فکری گہرائی اور جدید اردو نظم کے فن کو ایک نئی جہت عطا کر دی۔(۴)

ان کی نظم مسجد کی بات کی جائے تو بادی النظر میں یہ نظم ایک شکستہ مسجد کا خاکہ پیش کرتی ہے لیکن اگر اس کی علامتوں غور کیا جائے تو معنی اور مفہوم کے نئے در کھلتے ہوئے نظر آئینگے۔دراصل "مسجد" ماضی کی اعلیٰ قدروں کا علامیہ ہے، نیز "رعشہ زدہ ہاتھ "ان قدروں کا ایسا امین ہے جو لب در گور ہے اور "ندی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تغیر تبدیلی اور وقت تخریب کاری کا اشاریہ ہے۔

دراصل ندی، پانی کا دھارا یا دریا وقت کی تیزی اور روانی کی ایک اساطیری علامت بھی ہے۔خود اختر الایمان نے آب جو کے دیباچے میں تحریر کیا ہے۔

"مسجد" مذہب کا علامیہ ہے اور اس کی ویرانی عام آدمی کی مذہب سے دوری کا مظاہرہ ہے۔رعشہ زدہ ہاتھ مذہبیت کی آخری نمائندہ ہیں اور وہ ندی جو مسجد کے قریب سے گزرتی ہے، وقت کا دھارا ہے، جو عدم کو وجود اور وجود کو عدم میں تبدیل کرتا ہے اور اپنے ساتھ ہر چیز کو بہا کر لے جاتا ہے جس کی زندگی کو ضرورت نہیں۔(۵)"

اسی طرح اس نظم کے آخر میں ندی سے مکالمہ قائم ہوتا ہے جب کہ یہ علامت آخری بند سے قبل انفعالیت کا شکار نظر آتی ہے۔

تیز ندی کی ہر اک موج طلاطم بردوش
چیخ اٹھتی ہے وہیں دور سے، فانی فانی!
کل بہالوں گی تجھے توڑ کے ساحل کی قیود
اور پھر گنبد و مینار بھی پانی پانی!(۶)

اختر الایمان کی ایک اور شعرہ آفاق نظم "لڑکا" کا یہ بند ملاحظہ ہو

یہ لڑکا پوچھتا ہے جب تو میں جھلا کے کہتا ہوں
وہ آشفتہ مزاج، اندوہ پرور، اضطراب آسا
جسے تم پوچھتے رہتے ہو کب کا مرچکا ظالم
اسے کود اپنے ہاتھوں سے کفن دے کر فریبوں کا
اس کی آرزو کی لحد میں پھینک آیا ہوں!
میں اس لڑکے سے کہتا ہوں وہ شعلہ مرچکا جس نے
کبھی چاہا تھا ایک خاشاک عالم پھونک ڈالے گا
یہ لڑکا مسکراتا ہے، یہ آہستہ سے کہتا ہے

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

یہ کذب وافترا ہے، جھوٹ ہے، دیکھو میں زندہ ہوں !(۷)

ان کی اس نظم "لڑکا" سے متعلق آصف زہری کا کہنا ہے،

بالواسطہ طریقہ اظہار کو اپنا کر، شاعر نے لڑکا کو بطور علامت استعمال کیا ہے۔ سیاق وسباق و معنی و مفہوم کی ترسیل کے اعتبار سے یہ علامت ن۔م راشد کی تخلیق کردہ علامت "قندیل خودی" سے بدر جہاں بہتر ہے۔ علامت سے قطع نظر، نظم میں استعمال، بکثرت تمثال آور شعری پیکر نے نہ صرف لڑکے کے خدوخال اور فطرت کی وضاحت کر دی ہے بلکہ اس علامت کے پرت در پرت معنوں کی تفہیم بھی آسان کر دی ہے شعری پیکر اور تمثال کے علاوہ شاعر نے لفظوں کی مدد سے چند بامعنی تصویریں اور بلیغ مناظر بھی پیش کیے ہیں جن سے نظم کا تاثر مزید گہرا ہو جاتا ہے۔(۸)

ان کی نظم پرانی فصیل کے چند اشعار دیکھیے جہاں گہری معنویت کے ساتھ ساتھ علامتی رنگ نظر آتا ہے،

مری تنہائیاں مانوس ہیں تاریک راتوں سے

مرے رخنوں میں ہے الجھا ہوا اوقات کا دامن

مرے سائے میں حال وماضی رک کر سانس لیتے ہیں

زمانہ جب گزرتا ہے بدل لیتا ہے پیراہن !(۹)"

اخترالایمان نے قدیم اور روایتی استعاروں اور علامتوں کو استعمال کرنے کی بجائے نئے استعارے اور نئی علامتیں تلاش کیں۔ ان کے ہاں یہ علامتیں اور استعارے زندگی سے زیادہ قریب تر ہیں۔ انھوں نے زندگی کا ہر نشیب وفراز دیکھا لیکن اس خوف سے کبھی کوئی سمجھوتا نہ کیا۔ وہ شاعری کو مذہب کا درجہ دیتے تھے اور شاعری میں جدیدیت کو فروغ دیا۔

ڈاکٹر شفیع ایوب کا کہنا ہے،

یہاں وزیر آغا کی رائے سے اتفاق ضروری ہے کہ "گرداب" کی نظموں میں جو احساس اور جذبہ کارفرما ہے وہ داستان کا نقطہ آغاز ہرگز نہیں۔ اس مقام تک پہنچتے پہنچتے اخترالایمان کے دل کے زخم ناسور بن چکے تھے اور اس زخمی دل کی آوز کو جب شاعری کا لباس دینا ہوا تو اخترالایمان نے روایتی لفظوں ،استعاروں اور علامتوں سے کام چلانے کی بجائے نئے استعاروں اور علامتوں کی تلاش کی۔ انھوں نے بنے ہوئے راستوں پر چلنے کی بجائے اپنا راستہ خود بنایا۔(۱۰)

اخترالایمان کی شاعری میں اردو ادب میں سہ جہتی ہونے کا احساس پیدا کیا۔ یعنی نظم دو سطحیں نہیں ہو سکتی ہیں اور مضامین میں بھی استعارے سامنے معلوم ہوتے ہیں لیکن دوسری سطح اس سے زیادہ بلیغ اور گہری ہوتی ہے جہاں علامتوں کی گرہیں کھل جاتی ہیں اور نظم سے اس کے تازہ انیق معنی سامنے آتے ہیں۔ ان کی علامت نگاری کے حوالے سے شاہد ماہلی کا کہنا ہے،

علامتی شاعر کا مسئلہ خاصا نازک مسئلہ ہے۔ علامتوں کے غیر محتاط استعمال سے شاعری اپنا وجود کھو سکتی ہے۔ علامتوں کو بیک وقت پبلک یعنی اجتماعی اور پرائیویٹ یعنی نجی یا انفرادی ہونا چاہیئے۔ یہ علامت دراصل ایک طرح کی کہہ مکرنی ہے چیستان یا پہیلی نہیں ہے۔ کہہ مکرنی کا جواب خود اسی کے اندر موجود ہوتا ہے اور سننے والا اس مشترکہ ربط تک ذرا سی کوشش کے بعد پہنچ سکتا ہے۔ دوسرے (سمبل) استعمال کرتے وقت شاعری تک ذرا سی کوشش کے بعد پہنچ سکتا ہے۔(۱۱)

ماحصل :

اخترالایمان کا شمار جدید اردو نظم کے بنیاد سازوں میں ہوتا ہے۔ انھوں نے نظم کو ایک نیا پیرایہ دیا۔ اخترالایمان کی زیادہ تر شاعری قدامت سے جدت، پابندی سے آزادی اور وسعت سے بے کرانی کی طرف سفر ہے۔ انھوں نے ان موضوعات کا انتخاب کیا جس پر اس سے پہلے کسی نے قلم نہیں اٹھایا۔ وہ روایتی قسم کے رومانوی موضوعات کے خلاف تھے۔ ان کی شاعری کا متکلم ایسا شخص ہے جس نے دنیا میں امن وسکون اور محبت وعافیت کی خواہش کی ہو، جو اپنی خوابوں کی دنیا کا شیش محل سجانا چاہتا ہو۔ وہ کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ اخترالایمان کی نظموں میں رمزیت بھی ہے۔ اشاریت بھی ہے۔ لیکن یہ رمزیت اور اشاریت انفرادی نوعیت کی ہے جس سے معنی و مفہوم کی ایک نئی دنیا آباد ہو گئی ہے۔ ان کی نظموں میں ایسی تراکیب، استعارات، تشبیہات استعمال ہوئی ہیں جیسے وہ موضوع اور اظہار کا لازمی جزو ہوں۔ لیکن بعض اوقات عام قاری انہیں

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

سمجھنے میں ناکام رہتا ہے اور اس طرح اس کی توجہ ان کے کلام کی طرف کم رہتی ہے۔ بقول شمس الرحمن فاروقی اختر الایمان کو اکثر یہ شکایت بھی رہی کہ لوگ ان کا کلام توجہ سے نہیں پڑھتے۔ میرا خیال ہے اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے اختر الایمان ''روایتی''، ''شگفتہ'' اور ''نفیس'' زبان سے پرہیز کرتے ہیں۔ یہ احتراز ان کے عام قاری کو فوری طور پر ان سے برگشتہ کر دیتا ہے۔(۱۲)

وہ صف اول کے فلم کے مکالمہ نگار تھے۔انھوں نے سو سے زیادہ ہندوستانی فلموں کیلئے مکالمے لکھے۔ان میں فلم وقت اور قانون کے مکالمے آج بھی ہر زبان زد عام ہیں۔فلم وقت کا مکالمہ "جن کے گھر شیشے کے ہوں وہ دوسروں پر پتھر نہیں پھینکتے "ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ قصہ مختصر اختر الایمان جدید اردو شاعری میں علامت نگاری کے حوالے سے اردو ادب کا ایک معتبر نام ہے۔

حوالہ جات

۱۔ جاوید اختر، اختر الایمان کی نظم نگاری، ایک مطالعہ، اردو معلی، ۲۶ اپریل ۲۰۲۲

https://urduemoalla.com/اختر-الایمان-کی-نظم-نگاری-ایک-مطالعہ

۲۔ محمد آصف زہری۔ ۲۰۱۰۔ اختر الایمان کی دس نظمیں۔ وائٹ پبلیکیشنز نئی دہلی۔ صفحہ ۱۰

۳۔ ڈاکٹر شمیم احمد، اختر الایمان کی نظم گوئی، تحقیق و تنقید اردو ریسرچ جرنل، سینٹ اسٹیفنز کالج، نئی دہلی ایڈیشن ۱۶،

https://www.urdulinks.com/urj/?p=2606

۴۔ محمد آصف زہری۔ ۲۰۱۰۔ اختر الایمان کی دس نظمیں۔ وائٹ پبلیکیشنز نئی دہلی۔ صفحہ ۱۳

۔اختر الایمان۔ ۲۰۰۲۔ دیباچہ آب جو۔ اردو اکادمی دہلی۔ صفحہ ۳ ۵

۶۔ اختر الایمان، آب جو، سویرآرٹ پریس، نیا ادارہ، ۱۹۵۹ بار اول، ص۔ ۲۳

۷۔ ایضاً ص۔ ۸۰

۸۔ محمد آصف زہری۔ ۲۰۱۰۔ اختر الایمان کی دس نظمیں۔ وائٹ پبلیکیشنز نئی دہلی۔ صفحہ ۱۲۰

۹۔ اختر الایمان، آب جو، سویرآرٹ پریس، نیا ادارہ، ۱۹۵۹ بار اول، ص۔ ۳۲

۱۰۔ شفیع ایوب۔ ۲۰۰۶۔ گرداب۔ ایک مطالعہ۔ سعدیہ پبلیکیشنز دہلی۔ صفحہ ۶۵

۱۱۔ شاہد ماہلی۔ ۲۰۰۰۔ اختر الایمان۔ عکس و جہتیں۔ عزیز پبلشرز دہلی۔ صفحہ ۱۳۳

۱۲۔ شمس الرحمن فاروقی، اختر الایمان کی شاعری، اوراق سبز، ۱۰ مارچ ۲۰۲۰

https://auraqesabz.com/اختر-الایمان-کی-شاعری